قواعد وضوابط برائے امتحانات وفاق

(برائے امتحان کتب)

(1)......امتحان کا نظم وضبط قائم کرنے کے اصل ذمہ دار نگران اعلیٰ ہوں گے۔ جبکہ معاون نگران ضوابط امتحان کے مطابق نگران اعلیٰ کی طرف سے مفوضہ امور سرانجام دیں گے۔ نگران اعلیٰ کی ہدایات کے مطابق معاون نگران بھی انعقاد امتحان کے ذمہ دار ہوں گے۔

(2)......نگران اعلیٰ اور ان کے معاونین کو امتحان سے ایک دن پہلے سنٹر امتحان کا معائنہ کرنا ضروری ہے۔

(3)......سنٹر کے مہتمم اور صدر مدرس کے مشورے سے امتحانی ہال کا انتخاب کیا جائے گا۔ امتحانی ہال کشادہ روشن اور صاف ہونا چاہئے۔ اس میں اتنی گنجائش ہو کہ ہر دو طالب علموں کے درمیان اتنا فاصلہ رکھا جائے کہ ایک دوسرے کو کاپی دیکھنے دکھانے' دریافت کرنے اور بتلانے کا امکان نہ رہے۔ امتحانی ہال ایسا محفوظ ہونا چاہئے کہ باہر سے کوئی کتاب یا کاغذ نہ پہنچ سکے۔ نہ بتلایا جا سکے۔ ہال کا دروازہ ایک ہو تو بہتر ہے۔ اگر زیادہ ہوں تو کسی ایک دروازہ کو آمد ورفت کے لئے رکھا جائے اور باقی دروازوں کو بند کر کے ان سے آمد ورفت ممنوع قرار دی جائے۔ نگران اعلیٰ کی نشست ایسی جگہ ہونی چاہئے جہاں سے ہر طالب علم پر نگاہ رکھی جا سکے۔ امتحانی ہال میں تپائیاں رکھنا ممنوع ہے۔ نیز بنات کے مراکز میں سیکیورٹی کیمرے کا استعمال ممنوع ہے۔

(4)......نگران اعلیٰ کاغذ پر نشستوں کا نقشہ بنائیں۔ اس کی ایک نقل کمرہ امتحان سے باہر آویزاں کی جائے تا کہ طلبہ باہر سے اپنی نشستوں کا اندازہ لگا سکیں۔ نقشہ میں صرف درجہ اور رول نمبر ہو۔ طلبہ کے نام نہ لکھے جائیں۔ نقشہ کی ترتیب کو کسی صورت میں بدلنے نہ دیا جائے۔ اگر کوئی طالب علم غیر حاضر ہو تو اس کی جگہ دوسرے رول والے طالب علم کو ہرگز بیٹھنے نہ دیا جائے۔ بلکہ اس کی جگہ خالی رہنے دی جائے۔

(5)......طلبہ کی نشستیں ایسی ہونی چاہئیں کہ ہر ایک درجہ کے طالب علم کے بعد اسی درجہ کے طالب علم کی نشست نہ

ہو۔ بلکہ کسی اور درجہ کے طالب علم کی نشست بنائی جائے۔ مثلاً عالیہ کے طالب علم کے بعد عالیہ کا نہیں بلکہ خاصہ کے طالب علم کی نشست ہو۔ اور اسی طرح خاصہ کے بعد عالیہ کے طالب علم کی نشست ہو۔ نشست کی پہچان کے لئے تمام طلبہ کے رقم الجلوس کے نشست کارڈ ان کی جگہ پر رکھ دیے جائیں۔

(6)...... پہلے دن امتحان شروع ہونے سے نصف گھنٹہ قبل تمام طلبہ کو امتحان سے متعلق ہدایات دی جائیں اور یہ بھی واضح کر دیا جائے کہ "بطاقۃ الکراسۃ" کے سوا کاپی کے اندر باہر رول نمبر یا اور کوئی اشارہ جس سے طالب علم کی شخصیت واضح ہو سکے۔ ہرگز نہ لکھا جائے۔

(7)...... وقت امتحان سے پندرہ منٹ قبل جوابی کاپیاں امیدواروں میں تقسیم کی جائیں اور طالب علم کو ایک کاپی سے زائد ہرگز نہ دی جائے۔ جوابی کاپی کے بطاقۃ الکراسۃ پر توقیع المراقب کے سامنے چھ خانے بنائے گئے ہیں۔ دوران امتحان نگران اعلیٰ یا نگران اعلیٰ کے مجاز معاون نگران جوابی کاپی پر بنائے گئے متعلقہ پرچہ کے خانے میں دستخط کریں۔ اس دوران اس بات کا بھی اطمینان کیا جائے کہ طالب علم نے جوابی کاپی کا بطاقۃ الکراسۃ مکمل پر کر لیا ہے۔ نیز یہ کہ کسی طالب علم کی جگہ کوئی اور تو امتحان نہیں دے رہا۔

(8)...... معاون نگران عملہ طالب علم سے کشف الحضور پر روزانہ متعلقہ پرچے کے خانہ میں دستخط لیا کرے اور جوابی کاپی کا نمبر متعلقہ پرچہ کے خانے میں درج کیا کرے۔ اور غیر حاضر طالب علم کی غیر حاضری لگائی جائے۔

(9)...... سوالیہ پرچہ جات کے تھیلے وصول کرتے ہوئے سیل چیک کر لیں۔ اور نگران اعلیٰ اور دو معاونین کے دستخط کے ساتھ یومیہ ایک تحریر مرتب کی جائے کہ ہم نے سوالیہ پرچے کے تھیلے سیل بند وصول کیے۔ چھ یوم کے چھ تھیلے مسئول کے حوالے کریں اور تحریر فائل میں لگا دیں۔

نگران اعلیٰ عین وقت امتحان پر روزانہ معاونین کی موجودگی میں تمام طلبہ کو سوالیہ پرچہ کے تھیلہ کی سیل دکھائیں اور سیل سے دوسری طرف تھیلہ کھول کر سوالیہ پرچہ جات نکال لیں۔ تھیلہ کی سیل نہ توڑیں۔ نگران اعلیٰ کی انتہائی اہم ذمہ داری ہے کہ پرچہ کھولتے ہی پہلے اسے خوب چیک کر لیں کہ واقعی پرچہ آج ہی کی تاریخ کا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ غلطی سے کسی اور کتاب کا پرچہ ان میں خلط ہوا ہو۔ خدانخواستہ اگر لفافہ میں ایک پرچہ کے ساتھ دوسرا پرچہ پایا جائے تو کسی طالب علم کو دکھائے بغیر فوراً دوسرے پرچہ کو الگ لفافہ میں بند کر کے محفوظ کر لیا جائے۔ پرچہ سوالات میں اگر کتابت یا طباعت کی کوئی غلطی ہو تو نگران اعلیٰ اس کی تصحیح کر کے تمام طلبہ کو بتلا دیں۔

(10)...... عملہ امتحان کے سوا کوئی اور شخص کمرہ امتحان میں موجود نہ ہو۔ اگر کوئی غیر قانونی مداخلت یا دنگا فساد کرنے پر اتر آئے اور نگران اعلیٰ معاملہ نہ سلجھا سکیں تو صدر مدرس اور مہتمم صاحب کا تعاون حاصل کریں۔ پھر بھی اگر کنٹرول نہ کر سکیں تو مسئول امتحانات سے رابطہ قائم کریں۔

(11)......وفاق کی طرف سے مہیا کردہ کاپی اور مہر شدہ کاغذ کے علاوہ کسی اور کاغذ پر لکھا ہوا جواب قابل قبول نہ ہو گا۔ نیز طلبہ کو ہدایت کی جائے کہ زائد اوراق کو جوابی کاپی کے ساتھ نتھی کر دیں۔

(12)......اگر دوران امتحان کسی خاص ضرورت کی خاطر نگران اعلیٰ کو باہر جانا پڑے تو کسی کو اپنا قائم مقام بنا کر جلد از جلد واپس آنے کی کوشش کریں۔

(13)......نصف وقت گذرنے سے قبل کسی سے جوابی کاپی وصول نہ کی جائے۔ اور نہ کسی کو باہر جانے کی اجازت دی جائے۔ خواہ پرچہ حل ہی کیوں نہ کیا ہو۔ تاہم ایمرجنسی کی صورت میں اس سے جوابی کاپی اور پرچہ سوالات لے کر باہر جانے کی اجازت دے دی جائے اور دوبارہ اس کو جوابی کاپی نہ دی جائے۔

(14)......اگر کسی امیدوار کو دوران امتحان پیشاب کا تقاضا ہو جائے۔ تو کسی معاون کی نگرانی میں قریبی بیت الخلاء میں جانے کی اجازت دی جائے تاہم ڈیڑھ گھنٹہ سے قبل اس کی اجازت نہ ہوگی۔ پانی طلب کرنے پر معاونین کے ذریعے ان تک پانی پہنچانا ضروری ہے کسی اور سے تعاون حاصل نہ کیا جائے۔ خود پانی پینے کے لئے اٹھنے یا باہر جانے کی اجازت نہ ہوگی۔

(15)......وقت ختم ہونے سے پندرہ منٹ پہلے اعلان کیا جائے کہ وقت ختم ہو رہا ہے۔ اور پانچ منٹ باقی ہوں تو اعلان کیا جائے کہ وقت ختم ہو گیا اب جوابی کاپیاں زبردستی وصول کی جائیں گی۔ پھر بھی اگر وقت گذرنے پر کوئی طالب علم لکھنا بند نہ کرے تو اس کی جوابی کاپی پر جہاں پر وہ لکھ رہا ہو۔ سرخ پنسل سے دستخط کر کے کاپی کے اوپر اطلاعی نوٹ ضرور لکھا جائے۔ لاؤڈ سپیکر کا استعمال صرف شدید ضرورت میں کیا جائے۔ وہ بھی صرف نگران اعلیٰ کو اجازت ہے۔ بار بار لاؤڈ سپیکر کے استعمال سے امتحانی ہال کا سکون خراب ہوتا ہے اور طلبہ کو پرچہ حل کرنے میں دشواری ہوتی ہے۔

(16)......حل شدہ جوابی کاپیوں کو رول نمبر کی ترتیب سے درجہ وار علیحدہ علیحدہ رکھا جائے۔ ہر درجہ کی کاپیوں کو الگ الگ لفافوں میں ڈال کر ایک ہی پارسل میں (لاک مہر لگا کر) بھیجا جائے۔ رول نمبر کی ترتیب کے مطابق کاپیوں کی ترتیب رکھنا لازم ہے۔ اس سے تسامح نہ کیا جائے۔ ہر لفافہ پر سنٹر کا نمبر اور نام' کتاب کا نام' درجہ اور کاپیوں کی تعداد لکھنا ضروری ہے۔

(17)......پارسل کے لئے موٹے کپڑے کے تھیلے' لاک موم بتی' سوئی' مضبوط دھاگہ وغیرہ سب ضروریات سنٹر مہیا کرے گا۔ ڈاک کے مصارف سنٹر ادا کرے گا۔ روزانہ کے پرچے اسی دن دفتر وفاق ملتان کے پتہ پر بھیجے جائیں۔ اگر درمیان میں ڈاک خانہ کی چھٹی کا دن آ جائے تو جوابی کاپیوں کا بنڈل نگران اعلیٰ اپنے پاس محفوظ رکھے، کسی اور کے حوالے نہ کریں اور دوسرے دن دونوں پارسل علیحدہ علیحدہ بھجوائے جائیں۔ نیز پارسل پر سنٹر کا نمبر لکھنا ضروری ہے۔

(18)......اگر سنٹر میں درجہ متوسطہ یا دراسات دینیہ کے طلبہ / طالبات بھی امتحان دے رہے ہوں تو پہلے چار دن کے اندر کوئی وقت نکال کر ان سے قرآن مجید و تجوید کا امتحان تقریری لے لیا جائے۔ نگران اعلیٰ اس کی ایک کاپی اپنے پاس محفوظ رکھیں۔ تا کہ بوقت ضرورت استفادہ کیا جا سکے اور اصل نتیجہ فائل میں لگا کر دفتر وفاق کو ارسال کیا جائے۔ نیز درجہ

ثانویہ عامہ بنین کے تفسیر کے پرچہ میں تجوید کے نمبر جوابی کاپی پر درج کیے جائیں۔

(19)......قواعد وضوابط کی رو سے اگر چہ نگران اعلیٰ ایسے امیدوار کو جو نقل دینے' لینے یا ان جیسی غیر قانونی حرکات کے مرتکب ہوں' مختلف سزائیں دینے کے مجاز ہیں۔ تاہم ایسی حکمت اور حسن تدبیر سے کام لیا جائے کہ ان جرائم اور سزاؤں کی نوبت ہی نہ آئے۔

(20)......جو طالب علم تاخیر سے آئے اس کو اگلے روز صحیح وقت پر آنے کی تنبیہ کے بعد پرچہ دے دیا جائے۔ جو طالب علم بیس منٹ کی تاخیر سے آئے 'اگر تاخیر کی وجہ معقول اور سنٹر کے نگران اعلیٰ اس سے مطمئن ہوں تو پرچہ دے دیا جائے۔ لیکن اس کی کاپی پر نوٹ لکھ دیا جائے کہ یہ اتنا تاخیر سے آیا ہے۔ آدھا گھنٹہ گزرنے کے بعد آنے والے طالب علم کو امتحانی ہال میں داخل نہ ہونے دیا جائے۔ خواہ کوئی بھی عذر کیوں نہ ہو۔

(21)......امتحانی ہال میں موبائل فون لانا منع ہے۔ دوران امتحان موبائل پکڑا گیا تو پرچہ کالعدم ہوگا اور موبائل ضبط کیا جائے گا جو کہ ناقابل واپسی ہوگا۔ نگران عملہ کے لئے بھی موبائل فون کا استعمال ممنوع ہے سوائے نگران اعلیٰ کے۔

(22)...... ہر طالب علم / طالبہ کو پرچہ خود حل کرنا ہوگا۔ کاتب کی اجازت نہ ہوگی۔ البتہ نابینا اور ساقط الید کو کاتب رکھنے کی اجازت ہوگی۔ اس صورت میں نگران اعلیٰ کو یقین ہو جائے کہ کاتب ایسے درجہ کا ہے کہ پرچہ حل کرنے میں بجز لکھنے کے اور کوئی مدد اس سے نہیں لی جاسکتی۔

(23)......(الف) امتحان ہال میں طلبہ سے شناختی کارڈ یا مدرسہ کا شناخت نامہ چیک کر کے اطمینان کیا جائے کہ واقعی اصل امیدوار امتحان دے رہے ہیں۔ اگر اصل امیدوار کی جگہ دوسرا طالب علم امتحان دے رہا ہو تو اس کو امتحانی ہال سے باہر نکال دیا جائے نیز دونوں (اصل اور متبادل) طالب علموں کا نام' ولدیت درجہ اور سن امتحان بھی تحریر کیا جائے۔ اگر اس جعل سازی میں متعلقہ مدرسہ کے ملوث ہونے کے شواہد ملیں تو رپورٹ میں اس کی بھی تصریح کی جائے۔

(ب) اگر کوئی طالب علم پرائیویٹ' متبادل' مقطوع اللحیہ ہو یا طالبہ کی وضع قطع غیر شرعی ہو نیز کوئی طالب علم / طالبہ نگران عملہ سے گستاخی کرے تو نگران اعلیٰ رپورٹ مرتب کر کے ایک معاون نگران اور مرکز امتحان کے ذمہ داران میں سے کسی ایک کے دستخط کروائیں۔ مرکز کا ذمہ دار موجود نہ ہونے کی صورت میں دو معاونین کے دستخط ضرور کروائیں۔

کسی بھی طالب علم کے بارے میں رپورٹ مرتب کرنے سے پہلے مکمل تحقیق کی جائے اور شک کی صورت میں مسئول کے نوٹس میں لایا جائے نیز رپورٹ مرتب کرتے وقت طالب علم کا نام' ولدیت' رول نمبر اور درجہ وغیرہ تفصیل سے لکھیں۔ فائل سے کوئی ورقہ نہ نکالیں۔ اور یہ مکمل فائل آخری دن اپنے علاقہ کے مسئول کے حوالے کریں۔

(برائے امتحان حفظ)

(۱)......کل نمبر سو (۱۰۰) ہوں گے۔ اس میں سے پختگی کے ساٹھ (۶۰)' صحت کے بیس (۲۰)' لہجہ کے دس

(۱۰)اور مسائل کے دس (۱۰) نمبر ہوں گے۔کامیابی کے لئے حفظ وضبط میں چالیس فیصد نمبر یعنی ۶۰ میں سے ۲۴ نمبر لینا ضروری ہے۔اگر کسی طالب علم/طالبہ نے اس سے کم نمبر لئے تو وہ کامیاب شمار نہیں ہوگا۔اگر چہ صحت' لہجہ اور مسائل کے پورے نمبر بھی لے لے۔

(۲)......ممتحن/ممتحنہ کو دس پارہ سے ایک ایک رکوع سننا ہوگا۔ہر رکوع کے بیس نمبر ہیں۔(۳)......جو طالب علم/طالبہ اٹکے بغیر پورا سنادے اسے پورے نمبر دیے جائیں۔(۴)......اٹکنے کے بعد نہ نکال سکے تو فی اٹک چار نمبر کم کئے جائیں۔پانچ اٹک پر اس کے بیس نمبر کاٹ دیے جائیں۔(۵)......پوری صحت پر پورے بیس (۲۰) نمبر دیے جائیں۔

(۶)......اخفاء،اظہار اور مدات کی غلطیوں پر فی غلطی ایک ایک نمبر کم کئے جائیں۔مخارج کی غلطی پر فی غلطی دو نمبر کم کئے جائیں۔(۷)......مصری یا پانی پتی لہجہ اور حسن اداء پر طالب علم/طالبہ پورے دس (۱۰) نمبر کے مستحق ہوں گے۔ اس میں جس قدر کمی ہوتی جائے اسی مناسبت سے نمبروں میں کمی ہوتی جائے گی۔(۸)......مسائل میں وضو اور نماز کے مسائل پوچھنے ہوں گے۔نماز' ادعیہ اور اس کے طریقہ پر زیادہ زور دیا جائے گا۔(۹)......مقطوع اللحیہ طالب علم اور غیر شرعی وضع قطع والی طالبہ کا امتحان نہیں لیا جائے گا۔(۱۰)......مدرسہ میں باقاعدہ زیر تعلیم ہو۔پرائیویٹ طلبہ/طالبات کا امتحان نہیں لیا جائے گا۔(۱۱)......کامل الحفظ طلبہ کا امتحان ہوگا۔ایسے طلبہ جنہوں نے مکمل قرآن مجید حفظ نہ کیا ہو ان کا امتحان نہ ہوگا۔(۱۲)......رسید جاری ہونے کے بعد (طالب علم/طالبہ امتحان میں شرکت کرے یا نہ کرے) وصول شدہ فیس واپس نہیں کی جائے گی۔(۱۳)......حفظ کے ممتحن کے لئے ملحقہ مدرسہ کے شعبہ تحفیظ و تجوید کا مدرس' تجربہ کار اور دیانتدار ہونا ضروری ہے۔بنات کے امتحان کے لئے قاریہ معلّمہ کا تقرر ہو۔اگر کوئی مستعد دیانت دار خاتون میسر نہ آسکے تو عمر رسیدہ مرد ممتحن اس طرح امتحان لے کہ بچیوں کے ساتھ پردہ میں ایک خاتون موجود رہے۔تاکہ کوئی بچی قرآن کریم دیکھ کر یا کسی دوسری کی جگہ نہ سنائے۔(۱۴)......حفظ کے لئے الگ امتحانی مراکز قائم ہوں گے۔ہر مرکز میں ایک ممتحن اعلیٰ مقرر ہوگا جو اچھی طرح طلبہ کی چھان بین کرے گا۔(۱۵)......حفظ کے مراکز بناتے وقت مدارس کی سہولت کو مدنظر رکھا جائے۔امتحان کے لئے دور دراز سے مدارس کو نہ بلایا جائے۔نیز بڑے شہروں میں ایسے اداروں کو مرکز بنایا جائے جن کی اپنی تعداد حفظ بنین 30/حفظ بنات 15 تک ہو۔جبکہ چھوٹے شہروں میں حفظ بنین 20 اور بنات 10 کے حامل اداروں کو مرکز بنایا جائے۔تاہم اس سے کم تعداد پر ضرورت ہو تو مسئول اپنی صوابدید پر مرکز بنا سکتے ہیں۔(۱۶)......حفظ کے ممتحن کے لئے بھی وہی ضابطہ ہے جو حفظ کے امتحانی مرکز کے لئے ہے کہ بڑے شہروں میں تیس اور چھوٹے شہروں میں بیس تعداد پر حفظ کا ایک ممتحن لیا جائے۔نیز ایک ادارہ سے ایک سے زائد ممتحن نہ ہو۔(۱۷)......درجہ تحفیظ کے ممتحن ایک دن میں تیس سے پچاس طلبہ/طالبات کا امتحان لیں گے۔(۸)......دفتر وفاق کی طرف سے مہیا کردہ فارم پر پہلے سے درج شدہ طلبہ کا امتحان لیا جائے گا۔بعد میں مدرسہ کی طرف سے فارم پر مزید ناموں کا اندراج خلاف ضابطہ ہوگا۔

(۱۹)......تحفیظ کے امتحان کے لئے تاریخ اور ممتحن کا تقرر مسئول کرے گا اور مدارس کو تاریخ امتحان کی اطلاع بھی کرے گا۔ نیز مقررہ تاریخ کے بعد امتحان نہیں ہو گا۔(۲۰)......وفاق سے ملحقہ مدارس کے سابقہ سالوں کے حفاظ جو وفاق کا امتحان نہ دے سکے وہ بھی درجہ حفظ کے امتحان میں شریک ہو سکتے ہیں۔(۲۱)......اگر کسی ملحقہ مدرسہ کے درجہ کتب کا طالب علم/طالبہ وفاق کے تحت حفظ کا امتحان دینا چاہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس مدرسہ کے استاد تحفیظ کو ایک گردان سنائے اور مہتمم مدرسہ اس کی تصدیق کرے۔(۲۲)......اگر کوئی طالب علم/طالبہ رفع درجات کے لئے حفظ کا امتحان دینا چاہے تو پہلے دفتر وفاق کو تحریری اطلاع دینا اور پہلی سند جمع کرانا ضروری ہے۔ بصورت دیگر نتیجہ کالعدم قرار دیا جائے گا۔(۲۳)......امتحان کے دنوں میں عذر شرعی کی وجہ سے معذور طالبات کا امتحان ایام مخصوصہ کے بعد دوبارہ لیا جائیگا۔

جرائم اور ان کی سزائیں

امتحانی امیدوار پر بدعنوانی کے الزام میں رائے کا اعتبار:......اگر کسی طالب علم کے کسی بدعنوانی میں ملوث ہونے کی شکایت موصول ہو تو ضابطہ کے مطابق صرف امتحانی عملہ، نگران اعلیٰ اور اس علاقے کے مسئول کی رائے کا اعتبار کیا جائے گا۔
(منظور کردہ اجلاس امتحانی کمیٹی ۹ ستمبر ۱۹۹۹ء بمطابق ۲۷ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۰ھ)

دنگا فساد:......اگر ایک یا چند طالب علم امتحان میں گڑبڑ کریں شور و غل مچائیں یا آپس میں باتیں کریں اور اگر وہ تنبیہ کے بعد بھی باز نہ آئیں تو نگران اعلیٰ ان کو کمرۂ امتحان سے باہر نکال دینے کے مجاز ہیں۔ نیز ان کا نتیجہ کالعدم ہوگا اور وفاق ان کو آئندہ امتحان دینے سے محروم کر سکتا ہے۔

نقل کی برآمدگی:......جس طالب علم کے پاس کوئی کتاب، کاپی یا لکھا ہوا مواد/موبائل فون پایا گیا یا وہ دوسرے سے نقل کرتا ہوا پکڑا گیا تو نگران اعلیٰ اس کو کمرۂ امتحان سے باہر نکال سکتے ہیں۔ اسی طرح دوسرا طالب علم جو بتلا رہا ہے یا قصداً نقل کرا رہا ہے اس کو بھی کمرۂ امتحان سے باہر نکالا جا سکتا ہے۔ نقل سوالات سے متعلق ہو یا نہ ہو ہر حال میں متعلقہ پرچہ کالعدم قرار دیا جائے گا۔ نقل کے بارے میں امتحانی مرکز کے نگران اعلیٰ کی رپورٹ پر فیصلہ ہوگا اور اس کے بارے میں کسی بھی درخواست پر غور نہیں کیا جائے گا۔

گستاخی:......(۱)......جو طالب علم حکم عدولی کرے گا یا نگران عملہ کے ساتھ گستاخی سے پیش آئے گا، نگران اعلیٰ اس کو کمرۂ امتحان سے نکال دینے کے مجاز ہیں اور نگران اعلیٰ کی تحریری رپورٹ پر اس کا مکمل نتیجہ کالعدم قرار دیا جائے گا اور وفاق اس کو آئندہ امتحان دینے سے روک سکتا ہے۔

(۲)......اگر طالب علم نگران عملہ سے گستاخی کے ساتھ جوابی کاپی پھاڑ دیتا ہے یا جوابی کاپی کمرہ امتحان سے لے کر باہر

چلا جاتا ہے اور پھر واپس آ کر جمع کراتا ہے یا واپس نہیں آتا اِن تمام صورتوں میں اس کا مکمل نتیجہ کالعدم کر دیا جائے گا۔

مقطوع اللحیہ:......(ا)......وفاق کسی فاسق (مثلاً اگر داڑھی مسنون مقدار سے کم ہو وغیرہ) کا امتحان نہیں لے گا اور نہ اس قسم کے حافظِ قرآن کو سند دی جائے گی۔

(منظور کردہ اجلاس مجلسِ عاملہ ۲۲ فروری ۱۹۸۳ء بمطابق ۸ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۳ھ)

(منظور کردہ اجلاس مجلسِ عاملہ ۱۹ دسمبر ۱۹۹۱ء بمطابق ۱۲ جمادی الثانی ۱۴۱۲ھ)

(۲)......مقطوع اللحیہ کے متعلق نگران اعلیٰ کی رپورٹ اگر ضابطہ کے مطابق یعنی دو نگرانوں کی تصدیق کے ساتھ ہو تو حتمی تصور ہوگی اور اس کا نتیجہ کالعدم ہوگا۔ ایسا طالب علم صرف آئندہ سال ہی امتحان دے سکتا ہے بشرطیکہ اس کی اصلاح بھی ہو چکی ہو۔

(منظور کردہ اجلاس مجلسِ عاملہ ۲۲ جون ۲۰۰۳ء بمطابق ۲۱ ربیع الثانی ۱۴۲۴ھ)

طالبات کی شرعی وضع قطع:......طالبات کے لیے شرعی وضع قطع کا پابند ہونا ضروری ہے۔ شرعی حجاب کی پابندی نہ کرنے والی یا شرم وحیا کے منافی لباس پہننے والی اور ناخن پالش استعمال کرنے والی یا غیر شرعی طور پر بال کٹوانے والی طالبات کو امتحان دینے کی اجازت نہ ہوگی۔ ضابطہ کے مطابق امتحانی عملہ کی نشاندہی پر ایسی طالبات کا نتیجہ کالعدم قرار دے دیا جائے گا۔

(منظور کردہ اجلاس مجلسِ عاملہ ۲۲ جون ۲۰۰۳ء بمطابق ۲۱ ربیع الثانی ۱۴۲۴ھ)

فاسد العقیدہ طالب علم:......(ا)......وفاق کا جو فاضل رفاضلہ صحیح العقیدہ نہ ہو تو بعد از تحقیق صحت الزام کی صورت میں اس کو وفاق کی سند سے محروم کر دیا جائے گا۔

(۲)......ایسے فضلاء وفاق جو خدانخواستہ کسی گمراہ تحریک سے وابستہ ہو گئے ہوں اور تحقیق کے بعد اس تحریک کے نظریات اہل السنّت والجماعت سے واضح متصادم ثابت ہوں تو ضابطہ کے مطابق ان کی سندات منسوخ کر دی جائیں گی۔

(منظور کردہ اجلاس مجلسِ عاملہ ۱۵ اگست ۱۹۶۷ء بمطابق ۳ ربیع الاوّل ۱۳۸۷ھ)

(منظور کردہ اجلاس مجلسِ شوریٰ ۲۳ جون ۲۰۰۳ء بمطابق ۲۲ ربیع الثانی ۱۴۲۴ھ)

طالب علم کو اپیل کا حق:......نگران اعلیٰ کی ایسی رپورٹ جو ضابطہ کے مطابق ہو اگر طالب علم کے بارے میں ہوگی وفاق اس پر فوری کارروائی کرے گا۔ البتہ طالب علم کو اپیل کا حق حاصل ہوگا اور اگر شکایت کا تعلق مدرسہ سے ہوگا تو کارروائی سے پہلے متعلقہ مدرسہ سے وضاحت طلب کی جائے گی۔ اگر وضاحت قابلِ اطمینان ہوگی تو اسے قبول کر لیا جائے گا وگرنہ عاملہ کے دو ارکان کی رائے سے اس کے بارے میں فیصلہ کیا جائے گا۔

نگران اعلیٰ کی رپورٹ پر دوبارہ کارروائی کی اجازت:......امتحانی کمیٹی مراکز کے نگرانوں کی رپورٹ پر طلبہ کے بارے میں جو فیصلہ کرتی ہے ان پر نظر ثانی کے لیے طلبہ متعلقہ مدارس کے مہتمم حضرات اور علاقائی مسئول کی سفارش کے ساتھ اگر

درخواست پیش کردیں تو امتحانی کمیٹی اس پر دوبارہ غور کر کے مناسب فیصلہ کر سکتی ہے لیکن ان درخواستوں پر اس وقت غور ہوگا جب اگلے سالانہ امتحان کے انعقاد سے پہلے دفتر میں وصول ہوں گی۔ سال کے بعد آنیوالی کسی بھی درخواست پر غور نہ ہوگا۔

(منظور کردہ اجلاس مجلسِ عاملہ ۱۹ دسمبر ۱۹۹۱ء بمطابق ۱۲ جمادی الثانی ۱۴۱۲ھ)

جعلسازی کی تحقیق کے لیے تین رُکنی کمیٹی کی تشکیل:......امتحان میں جعلسازی کے تدارک کے لیے امتحانی مراکز کے نگران اعلیٰ کی رپورٹ پر کسی بھی مدرسہ سے تفتیش کی جاسکتی ہے۔ جعلسازی میں مدرسہ کے ملوث ہونے کے معاملہ میں فیصلہ کرنے کے لیے کم از کم تین رُکنی کمیٹی تشکیل دی جائے گی جو اس معاملہ کی تحقیق کرے گی۔ اگر وفاق کی مقرر کردہ کمیٹی بھی مدرسہ کے بارے میں جعلسازی میں ملوث ہونے کی تصدیق کر دے تو اسے تین سال کے لیے وفاق کے امتحانات میں شرکت کے لیے نااہل قرار دیا جاسکتا ہے اور اس کارروائی میں جو کم از کم دو طالب علموں کی ملی بھگت سے ہوگی جعلسازی میں ملوث دونوں طلبہ کو صرف نگران اعلیٰ کی رپورٹ پر تین سال کے لیے نااہل قرار دیا جاسکتا ہے۔ البتہ اس کے لیے دو شہادتوں کا ہونا ضروری ہے۔

(منظور کردہ اجلاس مجلسِ عاملہ ۲۳ جولائی ۱۹۹۲ء بمطابق ۲۱ محرم الحرام ۱۴۱۳ھ)

داخلہ فارم کی گمشدگی:......داخلہ فارم گم ہونے کی صورت میں اگر امتحان شروع ہونے سے دس دن پہلے تک متعلقہ ادارے کا مہتمم رسید داخلہ یا دیگر دستاویز کے ہمراہ تصدیق کرے کہ فارم بھیجا گیا ہے تو اس کا اعتبار کر کے رول نمبر جاری کر دیا جائے گا۔

(منظور کردہ اجلاس مجلسِ عاملہ یکم اگست ۱۹۹۶ء بمطابق ۱۵ ربیع الاوّل ۱۴۱۷ھ)

مدرسہ کا باقاعدہ طالب علم:......وفاق المدارس کے امتحان میں وہ طالب علم شریک ہوسکتا ہے جو وفاق سے ملحقہ مدرسہ کا باقاعدہ طالب علم ہو اور اسی مدرسہ سے ششماہی امتحان بھی دیا ہو۔ وفاق سے ملحق مدرسہ میں عارضی طور پر داخلہ لینے والا طالب علم وفاق کے امتحان میں شرکت کا اہل نہیں۔ اگر خلافِ ضابطہ کسی طالب علم نے وفاق کے امتحان میں شرکت کی تو علم ہو جانے پر اُس کا نتیجہ کالعدم قرار دے دیا جائے گا اور مدرسہ کے خلاف بھی کارروائی کی جائے گی۔

معاون نگران:......(۱)......ہر مرکز میں ناظمِ امتحان (نگران اعلیٰ) کے ساتھ کم از کم دو معاون ہونے چاہئیں۔ تعداد زائد ہونے کی صورت میں معاون نگرانوں کی تعداد میں حسب ضابطہ 25 طلبہ پر ایک نگران کا اضافہ کیا جائے گا اور اہل مدرسہ کو نگرانی میں بالکل شریک نہ کیا جائے گا۔

(۲)......نگران وفاق کی طرف سے مقرر ہوگا (جو مسئول کی سفارش سے مامور کیا جائے گا)۔

(منظور کردہ اجلاس مجلسِ شوریٰ ۱۲ جنوری ۱۹۶۳ء بمطابق ۱۵ شعبان المعظم ۱۳۸۲ھ)

(منظور کردہ اجلاس نصاب کمیٹی ۲۵ اکتوبر ۱۹۶۰ء بمطابق ۴ جمادی الاولیٰ ۱۳۸۰ھ)

☆......☆......☆